غزل سودا

جنھوں کے نظروں میں ہم سبک ہیں دیا انھیں کو وقار اپنا
عجب طرح کی ہوئی فراغت گدھو پہ لادیہی بار اپنا

گروں سو کیا آہ نا امیدی وہ ہووے کس طرح یار اپنا
نہ گھر میں رہنا ہی اسکا شیوہ نہ ساتھ پہرنا شعار اپنا

اگر ہو آباد جسکے دلکا نہ پوچھ اوس سے تو دیکھ ہم کو
یہ دور وسن اس میں ہستی جو اٹھتی دیکھی دیار اپنا

اثر ہماری سخن کا ظالم نہیں ہی کو ایک تیر دل میں
وگرنہ وہ سنگ کونسا ہی نہ ہووے جسمیں شرار اپنا

جو دھوم اُٹھے ہیں سیر خط کے اب ایکعالم میں مچ رہا ہے
چمن میں وہ شور وال سکتی ہے نغمہ تو دیکھو ہزار اپنا

جہاں ہے تیرا بھی ان دنوں کا ابھی تو ظالم وہاں گذر کر
کوئی بھی صیاد چھوڑ جاتا ہی کرکے بسمل شکار اپنا

نہیں جنھوں میں غرور کرتے ہیں طلب ہوس کے کیمیا کے
جو فہم ہوئی تو یہ بنا کسیری یہ مشت غبار اپنا

ہوا لندروز فراق ہے یون کہ ایکدم ہے تجھے آپ میں
نہ دیکھا بری وقت پر آپ کو بھی ہیں یار اپنا

گران طبیعت پہ ہو رکی ہو نہ ہوی وہ دل نصیب اپنی
خدا اوٹھالے ہمیں جو ڈالی کسیکی خاطر پہ بار اپنا

ہر ایک تاک ابتدا تا پہری ہی جہاں تو باغ جہاں میں سودا
میں کیا لکھوں تک ہے وہ بسیار کر گئے ہیں گذار اپنا

چمن میں تیرا جنھوں کی غم سے نہ چھاتی پھٹی ہی گل
رکھی ہی ابتک ہزار جا روش بھی سینہ فگار اپنا

غزل

کہیں بولا بھلا وہ کہکے الست   کہیں وہ بندۂ خدا دیکھا

غزل ولی

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کرون
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کرون

تجھ [illegible] نظر [illegible] عریان
خود بخود [illegible] کرون

سر کرون جب وصف تیری جامۂ گلرنگ کا
جامۂ زیبو نکو برنگ جامۂ زیبا کرون

[illegible] عجب
[illegible] سبحان اللہ [illegible] کرون

آرزو [illegible] ولی
[illegible] بالا کرون

غزل لطیف

گنہ جو کر چکے پھر مت کرو ہوا سو ہوا — کرم تو حق ہی غضب سے ڈرو ہوا سو ہوا

شرار برق چمکتے ہین ابر رحمت سے — سر سجود زمین پر دھرو ہوا سو ہوا

کسی حریف سے محفل مین کام پڑ جاوے — قصور مت کرو تم بھی دھرو ہوا سو ہوا

چمن مین بیٹھ کے شیشے جو تم کئے خالی — بہار جاتی ہی جلدی بھرو ہوا سو ہوا

قفس سے چھوٹ کے جاوینگے پھر کہان بلبل — اسے مین خیری پر کرم رو ہوا سو ہوا

کہو غزالون سے صحرای ملک مجنون کا — سمجھ کے اوسکی زمین پر چرو ہوا سو ہوا

لطیف تمنے جو اوقات مفت مین کہوئے — اسیکے درد مین اب دن بھرو ہوا سو ہوا

غزل لطیف

فلک بیچارا ہی خود پریشان وہ کسکی تائید کیا کریگا
جہان نہین ایسا نہین ہی نادان جو اسکے اوپر گلہ کریگا

مثال کیا بر محل کسینے فلک کی رنگریزی پر لے آیا
جو اپنی داڑھی کو رنگ سکا نہین وہ کب کسیکو رنگا کریگا

یہی ہی لازم اری عزیزو مدد تم اپنے خدا سے چاہو
نبی کے صدقے سے وہ تمھارے تمامی عقدونکو وا کریگا

خدا نے اس امتحان کے خاطر عدم سے ہستی مین ہمکو لایا
کہ شکر اپنا ملک فلک سے زیادہ آدم کیا کریگا

خلاف اسکا ہو عزیزو خار الفت مین مال و زر کے
اگر وہ چاہے تو خاک صحرا کو پلمین رشک طلا کریگا

فلک کی وون ہمتی کے اوپر کبھی نہ گھبراو اے عزیزو
جو شیر مادر دیا تھا تمکو وہ رزق و روزی دیا کریگا

لطیف لازم یہی ہی تجھکو کچھ اپنی عقبی کی فکر کیجے
کہان تلک تو فلک کا شکوہ بتونکی غیبت کیا کریگا

غزل قلندر

بی نصیبی ہو ای دل اپنی عبث روتا ہی
جو لکھا کاتب قدرت کا وہی ہوتا ہی

سفر ملک عدم تجھکو ہی آخر درپیش
خواب غفلت سے تو بیدار ہو کیا سوتا ہی

نہین ممکن کہ مغیلان سے ہووے پیدا
پھل بھی کھاتا ہی وہ جو کوئی کچھ بوتا ہی

کرلے کچھ کام غنیمت ہین یہ ایام حیات
بازی و لعب مین کیون عمر کو تو کھوتا ہی

غم کی پیچش سے قلندر تو نہ کر دلکو تنگ
عشق کا دام بلا ایسا ہی کچھ ہوتا ہی

غزل آصف

غم ہی بیت الحزن کو زاہد نادان کا
خانہ اللہ ہی دل حضرت انسان کا

حق سے جب خالی ہو دل تب غالب آئے و نفس شوم
بوم ہو جاتا ہی وارث خانۂ ویران کا

حب دنیا بیطرح کا دام ہی چاروں طرف
صاف از جا ن سے کام ہی اوسان کا

قالب خاکی کا خواہان کوئی دیکھا بعد مرگ
قرب ہی اس گھر کے اندر لو ہی مہمان کا

تجھکو تو سن ای شہامت ایک مصرع تھا بہا
احمد مختار خود ناظم ہی اس دیوان کا

غیر حق ہرگز حقیقت دوسری آصف نہ ڈھونڈھ
کون پہچانے ہی بھید اس گنبد دوران کا

غزل بیدار

جب حسن ازل پردۂ امکان مین آیا ‌ ‌ ہر رنگ بہر رنگ ہر یک شان مین آیا

حرمت سے ملایک نے جسے سجدہ کیا ہی ‌ ‌ جس وقت کہ وہ صورت انسان مین آیا

گل ہی وہی سنبل ہی وہی نرگس حیران ‌ ‌ اپنے ہی تماشے کو گلستان مین آیا

اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ‌ ‌ مذکور یہی آیت قرآن مین آیا

قانون وہی ساز وہی طبلہ وہی ہی ‌ ‌ ہر تار مین بولا کہ ہر یک تان مین آیا

غزل بیدار

می و ساقی ہین سب یکجا ا ا ا ا ا ہو ہو ہو
عجب عالم ہی مستی کا ا ا ا ا ا ہو ہو ہو

بہار آئی توڑا نے پر لگے زنجیر دیوانے
ہوا شور جنون برپا ا ا ا ا ا ہو ہو ہو

نہ دیکھا تھا جن آنکھون نے کبھی ایک اشک کا قطرہ
روان ہی اس سے اب دریا ا ا ا ا ا ہو ہو ہو

میسر گر اس جہان مین ساقی و مطرب اگر ہوتے
تو کیسی میکشی کرتا ا ا ا ا ا ہو ہو ہو

کیا بیدار سے عاشق کو تو نے قتل اے ظالم
کوئی کرتا ہی کام ایسا ا ا ا ا ا ہو ہو ہو

غزل لطیف

صبا جب تم لوگے بلبل تو اسکو میرا سلام بولو
جو مین نے بولا سو یاد رکھ کے وہ دلربا کو پیام بولو

اگر وہ پوچھی پیام سنکر ہی کون ایسا ہمارا عاشق
جو اس تعشق سے بول بھیجا وہ یار جانی کا نام بولو

جواب اسکا یہی ہی بلبل جو تم نے روز ازل سے صاحب
خرید جسکو کر چکے تھے وہ ہی تو ہی یہہ غلام بولو

اگر خرید ہی وہ تمھارا تو اسکو جلدی سے تم بلاؤ
تمھاری دوری سے زندگانی ہی اسکی دو چار دام بولو

نقاب جبرتا تمھارے رخ سے چمن کو رشک سحر بناؤ
تمھاری زلف سیہ کی الفت کئی ہی جنگل مین شام بولو

جو وہ خوشی سے چمن مین گذری سو وہی غنیمت ہماری عزیزو
وگرنہ اس گلشن جہان مین کہان ہی کسکو قیام بولو

لطیف پر جو گذر رہی ہی نہین ہی پوشیدہ تم پہ بلبل
یہہ درد اول سے تا بآخر وہ دلربا کو پیام بولو

جرات

بر ہم کبھی قاصد سے وہ محبوب نہوتا
گر نام ہمارا سر مکتوب نہوتا

خوبان جہان کی ہی ترے حسن سے خوبی
تو خوب نہوتا تو کوئی خوب نہوتا

اسلام سے برگشتہ نہوتے بخدا ہم
گر عشق بتان طبع کے مرغوب نہوتا

کیون پھیر وہ دیتا مجھے لیکر مرے بر سے
آتا جو دل زار یہ معیوب نہوتا

اس بت کو خدا لایا ہی ہمپاس وگرنہ
جینے کا ہمارے کوئی اسلوب نہوتا

دل آج کے دن پاسج ہوتا تو میری
آنے سے مین اس شوخ کی محجوب نہوتا

ہین لازم و ملزوم ہم حسن و محبت
ہم ہوتے نہ طالب جو وہ مطلوب نہوتا

سر اپنا رہ عشق مین دیتا نہ جو جرات
تو مجمع عشاق کا سرکوب نہوتا

جرأت

رووی ہی چشم زار زار دیکھیے کیا ہو کیا نہو
امنڈے ہی اشک بیشمار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

جانے سے تیرے ای صنم تہری نہ تہری تن مین دم
زیست کا کیا ہی اعتبار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

تیرے سبب سی میری اب دشمن جان ہوے ہین سب
کوئی نہین ہی دوستدار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

باغ جہان مین بی گنہ بلبل خستہ دل کا آہ
دشمن جان ہی خار خار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

باد خزان چلی ہی اب بلبل زار ہی غضب
تہری نہ تہری یہہ بہار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

مجہسے قمار عشق مین دل کا لگا دیا ہی داو
جیت ہو اپنے یا کہ ہار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

لیتو چلا ہی تو ولا اسکی گلی مین پر بہلا
ہووے نہووے وان گذار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

کچہ مجہے سوجہتا نہین جان بچی کہ یا نہین
تیر نگاہ ہی وار پار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

غم سے ترے ہی جان لب یہہ دل ناتوان سو اب
جیوی نہ جیوی ای نگار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

گو کہ یہہ دل ہی بیقرار آوی نہ آوی ہیگا وہ یار
اسپہ نہین ہی اختیار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

کچہ مجہے سوجہتا نہین جان بچی کہ یا نہین
تیر نگاہ ہی وار پار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

جرأت خستہ دل کی یار جلد خبر لے کر نہ جا
اب وہ نپٹ ہی بیقرار دیکھیے کیا ہو کیا نہو

لطیف

کسی نے اونٹ سے پوچھا تری گردن کیوں خم ہی
وہ بولا کونسا عضا میرا تمشاد سے کم ہی

اگر تو چشم باطن سے سراپا دیکھتا مجھکو
تو کہتا یہہ بھی یک قامت خم ابروے باہم ہی

تو کج فہمی سے اپنی پوچھتا کیا مجھی ہو اون
بتا کیا چیز سیدھی ہی جو گردن کا تجھی غم ہی

اگر دو سینگ بھی ہوتے تو مین شکر خدا کرتا
یہی کہتا کہ یہہ زینت مری فخر بہایم ہی

اری ناشکر صنعت پر تو کسکے صرف رکھتا ہی
نہین سمجھا کہ ہر قامت ظہور اسم اعظم ہی

فقط گردن میری دیکھا نہ دیکھا اس نہ سونڈ کو
اگر تو دیکھتا اسکو تو کہتا خوب بہم ہی

خبر سر کی رکھا کچھ سقم دمچی کا نہین جانا
اری الو کی دم احمق تو کیس صحرا کا آدمی

ہنر ہر عیب کو لازم ہی تا دانا سیکھ لے جیسے
وگرنہ بی ہنر انسان مثال گاو ہیزم ہی

ہنر وہ چیز ہی اپنے سے افضل غیر کو سمجھے
اگر یہہ چیز رکھتا ہی تو اسکو دولت جم ہی

کسی کے عیب پر ہرگز نہ گردن اپنی سیدھی کر
اگر یہ عیب ہے اسکے تو جیسا چاہی محرم ہی

مین پوچھا ساربان سے اونٹ تیز اسکو کہتا ہی
وہ بولا اسکو کہتا ہی جو گردن مین کیا خم ہی

جو اس حمید تازہ کو مثر گوز شتر سمجھا
تو اسکو جان لے صاحب کہ وہ مردود عالم ہی

لطیف ہرگز کسی کا عیب تو اظہار مت کیجے
نصیحت اونٹ کی رکھہ یاد و دلمین جب تلک دم ہی

غزل چہل ششم

سب طرح آگ اور صاف ہو خط لاق چکھا
قدرت نہ تھی کسی کی جو شعر و زبان کا

آوارۂ صحرائے جنون ہیں سے نہیں بنی
وابستہ تیغ ہی سے ہے سب بیداد کا

عاشق کو ہی کب جلوۂ معشوق کی طاقت
مہتاب کو دیکھے نہیں مقدور کتان کا

اس گلشن ہستی سے نکل راہ عدم لے
نیرنگ نظر آوے ہی کچھ رنگ بیان کا

تمنا کی طرح سے نشان و نہیں تمنا
تمنا ہی تیا نام ابھی ہے نشان کا

رسوا ہوں میں بازار میں ہیں بازار سے
جنس نہیں جو شش جہت دوکان کا

جرات

[illegible]

[illegible]

سب ہو سکیگا مجھسے جو کچھ تو کہیگا یار — ہر ایک تیرے کوچے سے جا یا نجا یگا

دریای عشق مین یہ دل گم شدہ مرا — اس رنگ مل گیا ہی کہ پایا نجا یگا

[illegible]

[illegible]

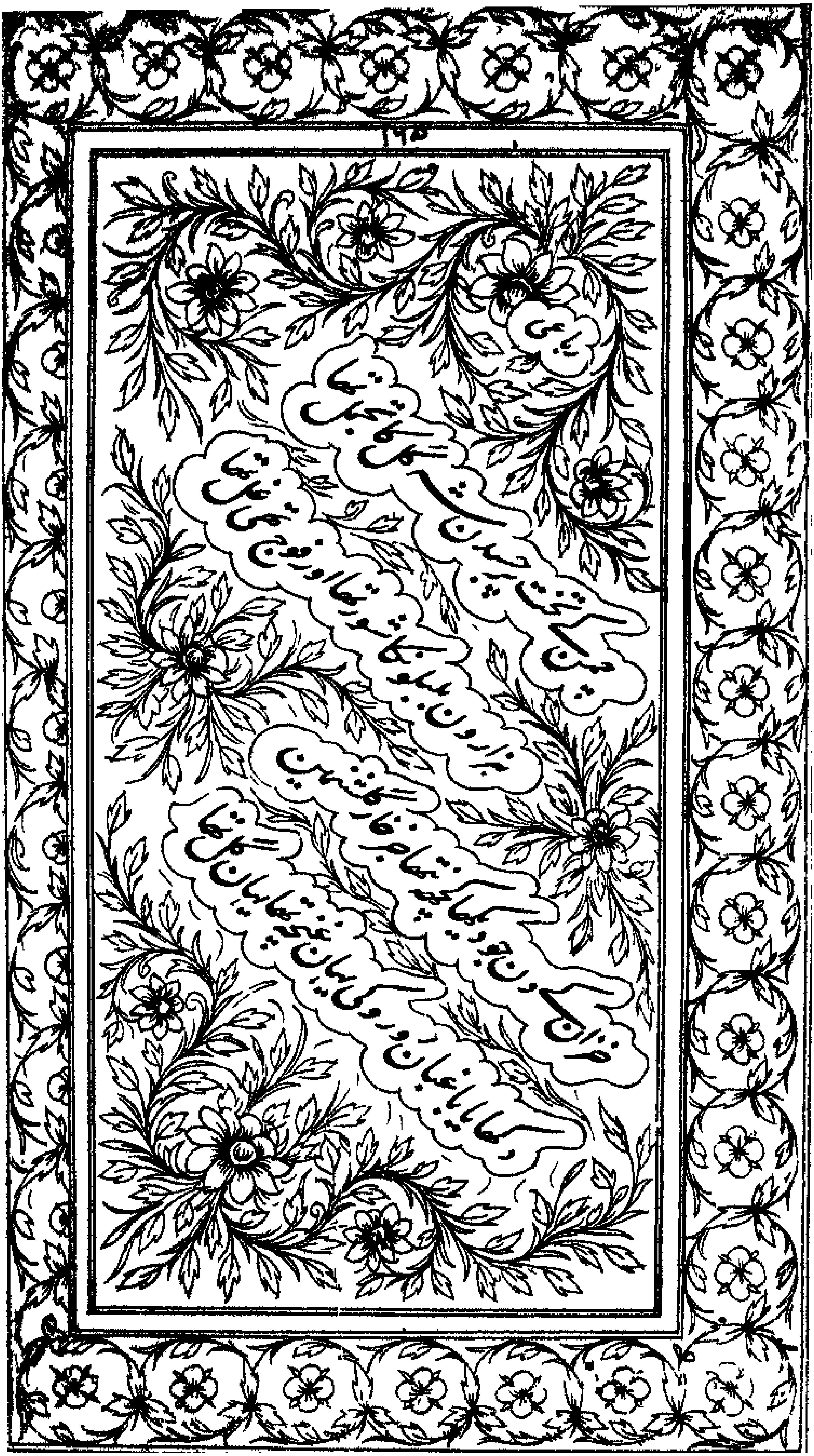

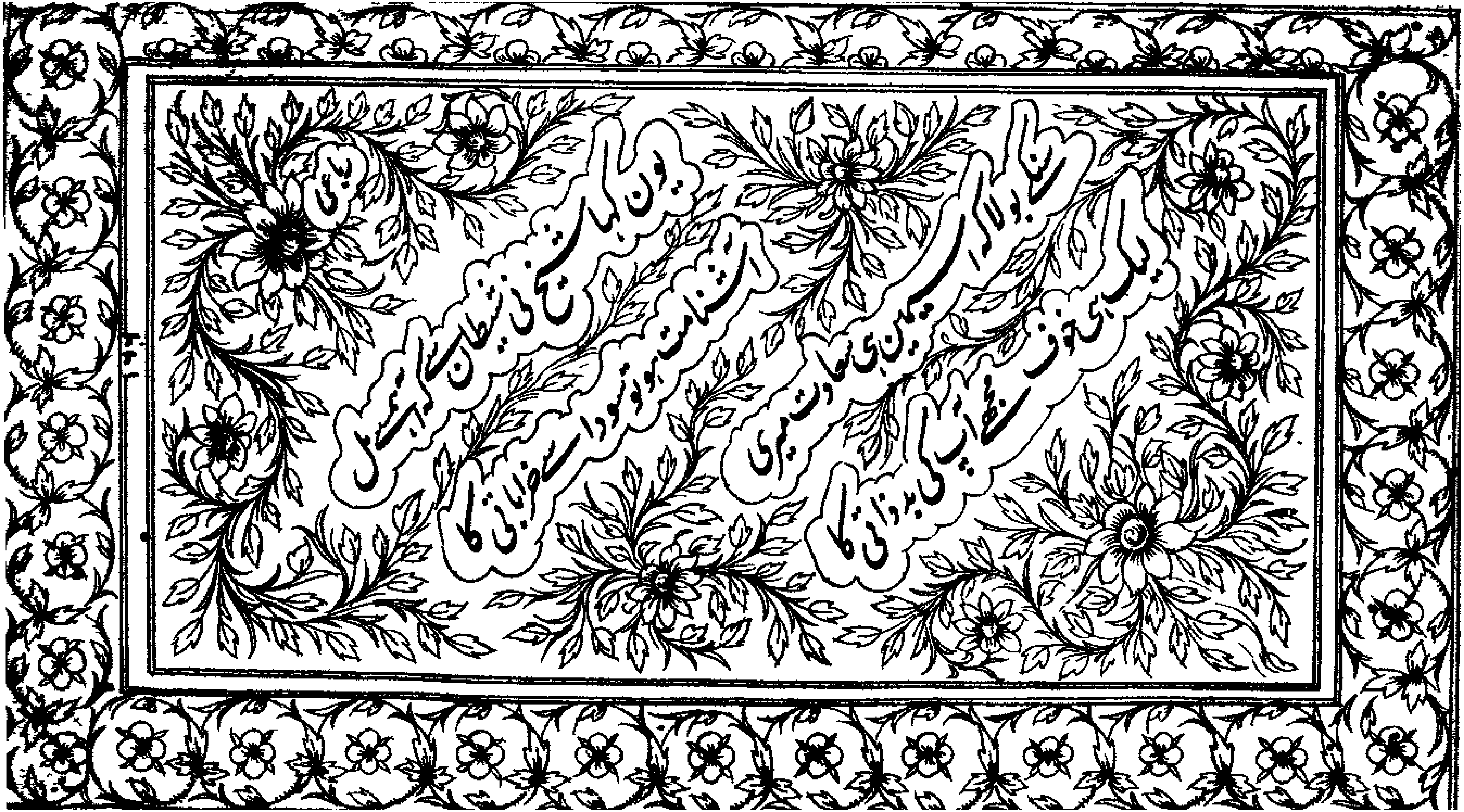

جرات

اب بھی ساقی گل اندام ہمین بھول گیا
سب کو بھر بھر کے دئیے جام ہمین بھول گیا

روز و شب ہم جو تڑپتے ہین ترے غم مین صنم
آہ مدت ہوئے آرام ہمین بھول گیا

دام مین بھی تو نہ گلزار ہمین بھولا تھا
اب جو گلشن مین ہین کیا دام ہمین بھول گیا

ملک دل کو نہ لیا تھا تو کبھی آتا تھا
دل کے لیتے ہی وہ خود کام ہمین بھول گیا

محو ہی اپنے ہی ایسا وہ رخ و زلف پہ یار
صبح گر یاد کیا شام ہمین بھول گیا

آہ اور رونکو وہ نت یاد کیا کرتا ہی
ایک بار ؕوہ دلآرام ہمین بھول گیا

اوسکا کیا کیجیے شکوہ وہ تیرے باعث سے
آہ ای گردش ایام ہمین بھول گیا

کیونکہ وہ شوخ لکھے نامہ کہ اب پہنچا آہ
منہ زبانی بھی وہ پیغام ہمین بھول گیا

غزل لطیف

یہی نصیحت ہی ماسلف کی سمجھکے خشم سخن نکالو
زبان بے استخوان کو میرے بلا ہی گو ہے سنبھالو

گلہ کسیکا کسیکے آگے کسی طرح کا نہ تم لجاؤ
اگر وہ شکوہ کرے تمہارا تو سنکے اسکو ہنسی مین ڈالو

محب خالص جو ہو تمہارا تو اس سے ہرگز نہ منہ کو پھیرو
خلاف اسکا جو ہو منافق تو اسکی الفت پہ خاک ڈالو

جو دلمین خوف خدا نہووے وہ دلکو سینے سے دور کیجے
ہی دوستونکا یہی مقولہ بغل مین دشمن کبھی نہ پالو

جہان مین کوئی چیز آبرو سی نہین زیادہ ہے عزیزو
تم اسکو آب گہر سمجھکے روانگی سے بہت بچالو

سرای فانی ہے ہم بھی اپنا غبار بستر جھٹک رہے ہین
ذرہ تو ٹہرو ہمارے خاطر بقا کی بستی کو جانے والو

کہان نصیحت کا یہ زمانہ جو سنکے اوس پہ عمل کرے وہ
لطیف خاموش ہو رہو تم کسی کو اب کچھ نہ بولو چالو

غزل سودا

سالہا ہمنے صنم نالۂ شبگیر کیا
آہ یک روز تری دلمین نہ تاثیر کیا

قتل کر مجھکو کھلی تا تیری خاطر سے گرہ
مین یہہ عقدہ گرو ناخن شمشیر کیا

حشر مین بھی نہ اٹھون بسکہ اذیت کیجو
زندگانی نے دو عالم سے مجھی سیر کیا

ایک عقدہ نہ کھلا رشتۂ تقدیر سے حیف
ہمنے فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا

کیا وحشت زدہ مضمون کو لا کر سودا
تونے ہر مصرع موزون مین زنجیر کیا

غزل یقین

حق مجھی باطل آشنا نکرے
مین بتون سے پھرون خدا نکرے

دوستی بد بلا ہی اسمین خدا
کسی دشمن کو مبتلا نکرے

ہی وہ مقتول کافر نعمت
اپنے قاتل کو جو وفا نکرے

رو مرے کو خدا قیامت تک
پشت پا سے ترے جدا نکرے

ناصحو یہہ بھی کچھ نصیحت ہی
کہ یقین یار سے وفا نکرے

غزل انشا

جھونک دی عشق نے جب اس دل بیتاب میں آگ
غل مچا یہ کہ پڑی معدن سیماب میں آگ

[illegible] تھون میں [illegible] پیچ و تاب میں
[illegible] جب [illegible] یہی [illegible] شب [illegible] ماہتاب میں

یاد مسجد میں جو آیا خم ابرو تیرا
لگی انشا کے دم سرد سے محراب میں آگ

غزل سودا

بھر نظر تجھکو نہ دیکھا کبھو ڈرتے ڈرتے — حسرتیں جیکی رہیں جی ہی میں مرتے مرتے

[illegible]

[illegible]

کیا ہمیں فایدہ انکھوں نے بقول سودا — بھر نظر تجھکو نہ دیکھا کبھو ڈرتے ڈرتے